بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۲ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

جلد ۳۳ | ۲۹ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش | ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ | ۲۹ مارچ ۱۹۴۵ء | نمبر ۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۹ ماہ امان۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج شب کی گاڑی سے معہ اہلبیت و خدام قادیان تشریف لائے۔ اسٹیشن پر بہت سے اصحاب حضور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آج بھی سخت سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب لاہور سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ جو بعض ضروری کاموں کے سلسلہ میں گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے واپس آ گئے ہیں۔

آج دوپہر کو خانصاحب راجہ علی محمد صاحب سٹیلمنٹ آفیسر جودھ پور سٹیٹ نے اپنے برادر زادہ نذیر علی صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی جس میں بہت سے اصحاب شریک ہوئے۔ خانصاحب موصوف بعارضہ دمہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ

جماعت احمدیہ نہ خوشامدی ہے نہ باغی

(از ایڈیٹر)

خدا تعالےٰ کی طرف سے جو جماعتیں دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑی کی جاتی ہیں۔ ان پر ہمیشہ متضاد اعتراضات اور متخالف الزامات لگائے جاتے ہیں۔ وجہ یہ کہ ایسے مخالف ضد اور تعصب کے باعث اس مقام پر پہنچے ہوتے ہیں کہ غیر جانبدارانہ غور و فکر کی قوت ہی ان سے سلب ہو جاتی ہے۔ وہ اپنے خیال میں ایک وقت ایک حربہ بڑا کارگر سمجھتے ہیں۔ اس کے لئے جی بھر کر جھوٹ افترا اور دھوکہ بازی کرتے ہیں۔ لیکن جب اسے کام میں لا کر دیکھتے ہیں۔ کہ وہ بے اثر اور بے نتیجہ ہے۔ تو اس کے بالکل خلاف دوسرا حربہ چلانا شروع کر دیتے ہیں۔ اور وہ بھی چونکہ جھوٹ۔ فریب اور افترا سے ہی مرکب ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بھی ناکام ثابت ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے مخالفین اور معاندین کا بھی یہی حال ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ عوام خواص میں حکومت کے خلاف ناراضگی اور کشیدگی کے جذبات پائے جاتے ہیں۔ اور جو لوگ ذاتی فوائد کی خاطر گورنمنٹ کی ہر بات کی تائید اور حمایت کرتے ہیں۔ انہیں پبلک میں نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا۔ اور ملک و قوم کے دشمن قرار دیا جاتا ہے۔ تو یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ حکومت کی خوشامد کرنے والی اور اس کی ہر کارروائی کو خواہ وہ ملک کے لئے کیسی ہی نقصان رساں ہو درست قرار دینے والی جماعت ہے۔ تاکہ عام لوگوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکائیں۔ اور ہر قسم کے نقصانات پہنچانے پر آمادہ کر سکیں لیکن پھر جب کوئی ایسا وقت آ جاتا ہے۔ کہ حکومت طاقت اور تشدد سے کام لینا شروع کر دیتی ہے۔ اور اس دارو گیر کے دوران میں حکومت کے بعض عاقبت نا اندیش افسر قانون حدود سے گزر کر پبلک کو تکالیف پہنچانا اپنی بہت بڑی کارگزاری اور فرض شناسی سمجھنے لگتے ہیں۔ اور بعض اوقات حکومت بھی اس بارہ میں ان کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ تو وہی لوگ جن کی زبانیں جماعت احمدیہ کو حکومت کی خوشامدی جماعت کہتے کہتے نہیں تھکتیں۔ یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ یہ جماعت حکومت کی باغی اور سرکش ہے۔ اس نے اپنے مرکز میں متوازی حکومت قائم کر رکھی ہے۔ اور حکومت کو جڑ بنیاد سے اکھیڑ دینا اس کے عقائد میں داخل ہے۔

لیکن جماعت احمدیہ کو حکومت کی خوشامدی جماعت کہتے وقت بھی مخالفین سراسر افترا اور کذب بیانی سے کام لیتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کو باغی اور سرکش کہتے وقت بھی جھوٹ اور افترا کی بناء پر یہ الزام لگاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نہ تو خوشامدی ہے۔ اور نہ باغی بلکہ حق اور صداقت کو دنیا میں قائم کرنے اور ظلم و ناانصافی کو دور کرنے کے لئے اپنی بساط کے مطابق کوشش کرنا اپنا فرض سمجھنے والی جماعت ہے۔ وہ جب یہ دیکھتی ہے۔ کہ حکومت کا رویہ ایک معاملہ میں معقولیت اور حق پسندی پر مبنی ہے۔ تو بغیر کسی ذاتی نفع یا نقصان کے خیال کے اس کی تائید کرتی ہے۔ اور اپنے اہل وطن کو فائدہ اٹھانے کا مخلصانہ مشورہ دیا جاتا ہے۔ تاکہ ملکی مفاد اور قومی ترقی کو فائدہ پہونچے۔ لیکن جب گورنمنٹ کوئی ایسا غلط قدم اٹھائے۔ اور حق و انصاف سے اس طرح پرے ہٹنے لگے۔ کہ اہل ہند کے مفادات کو سخت نقصان پہونچنے کا خطرہ ہو۔ جھگڑا فساد بڑھنے کا احتمال ہو۔ اور ملک کی ترقی رکنے کا خوف ہو۔ تو گورنمنٹ کو ہر ممکن طریق سے اس سے باز رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور اگر وہ اپنی ہٹ پر قائم رہے۔ تو اس کے طریق عمل کے خلاف ناپسندیدگی کا اظہار کیا جاتا ہے اسی طریق عمل کے پیش نظر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے انگریزی حکومت کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"اے انگلستان تیرا فائدہ ہندوستان سے صلح کرنے میں ہے"۔ "وقت آ گیا ہے کہ انگلستان اور برٹش ایمپائر کے دوسرے ممالک بالخصوص ہندوستان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ میل جول رکھنے اور اسکے ساتھ صلح کرنے کے لئے پرانے جھگڑوں کو بھلا دیں"۔ "انگلستان اور ہندوستان اپنے اختلافات بھلا کر آپس میں جلد از جلد صلح کر لے"۔

یہ آواز بلند ہونے کے بعد خدا تعالےٰ نے آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کو توفیق دی۔ اور انہوں نے انگلستان کے قلب لنڈن میں پہنچکر اس آواز کو ایسے زور اور ایسی وضاحت کے ساتھ پیش فرمایا کہ اسکی گونج انگلستان اور ہندوستان کے ہر باخبر انسان تک پہنچ گئی۔ اور ہندوستان میں تو اسکے متعلق اس وجہ سے بے حد حیرت اور استعجاب کا اظہار کیا گیا۔ کہ یہ آواز اس پُرزور اور پُردلائل طریق سے بلند کی گئی ہے۔ کہ ہندوستان کا کوئی بڑے سے بڑا آزادی پسند انسان بھی اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا۔ بشرطیکہ اس میں دور اندیشی اور معاملہ فہمی کا مادہ بھی ہو

اس پر حیرت کا اظہار کیوں کیا گیا۔ اس لئے کہ جماعت احمدیہ کے دشمنوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے کہ یہ جماعت ہندوستان کی آزادی کی دشمن اور ہندوستان میں انگریزوں کے دائمی تسلط کی حامی ہے۔ لیکن اب جب کہ احمدیت کے ایک فرزند نے جو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایک مخلص خادم ہیں حکومت برطانیہ کے سامنے ہندوستان کی آزادی کا وہ مطالبہ رکھا ہے۔ جسکے ساتھ اہل ہند کی دلی خواہشات اور تمنائیں وابستہ ہیں۔ تو وہ لوگ جو غلط فہمی میں مبتلا تھے حیران رہ گئے۔ خوشی کی بات ہے۔ کہ ہندوستان کے سنجیدہ طبقہ پر حقیقت حال واضح ہو گئی۔ اور ان لوگوں کی ایک بہت بڑی غلط فہمی دور ہو گئی

اس موقعہ پر ہم یہ بھی کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ہندوستان کی آزادی کے متعلق جو آواز بلند فرمائی ہے۔ اور جسکی ترجمانی آنریبل چودھری صاحب نے کی ہے۔ اس سے نہ صرف جماعت احمدیہ کے کسی مفاد کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ ایک رنگ میں خطرات موجود ہیں۔ کیونکہ ہمارا تجربہ ہے کہ حکومت میں جسقدر ہندوستانی عنصر زیادہ ہوتا جا رہا ہے۔ احمدیت کے لئے تکالیف بڑھ رہی ہیں۔ اور اس لئے بڑھ رہی ہیں کہ بعض تعلیم یافتہ ہندو اور مسلمان افسر جنکے پیش نظر اہل ہند کے

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی

آگے بڑھو

"یاد رکھو! یہ اموال ہمیشہ نہیں رہیں گے۔ اور یہ زندگیاں بھی ہمیشہ نہیں رہینگی"۔

"یہ تنگیاں اور فراخیاں ہمارے ساتھ نہیں جائینگی۔ بلکہ ہمارے چندے اور ہماری قربانیاں ہمارے ساتھ جائینگی"۔

"یہاں کا کھایا ہوا ہمارے کام نہیں آئیگا۔ بلکہ جو خدا کے رستے میں خرچ کیا ہوگا۔ وہی ہمارے کام آئیگا۔ پس ابدی اور دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے آگے بڑھو"۔

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ السابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کرنا آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"۔

تحریک جدید کے مجاہدو!!! اس حق کے لینے کے لئے آپ نے کیا کوشش کی۔ کیا ترجمۃ القرآن دفتر اول کے گیارھویں سال۔ دفتر دوم کے سال حال کا چندہ ادا کر لیا؟ اگر نہیں۔ تو آج سے ہی ایسا ماحول پیدا کریں جو ۱۵ اپریل تک ادا کر سکیں۔ اور تحریک جدید کا ہر چندہ اسم وار تفصیل کے ساتھ مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی دعاؤں کے وارث بنو

اگر ایسے مبلغ آئیں جو بغیر کسی معاوضہ کے تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے کام میں برکت ڈالے گا۔ اور ان کے ارد گرد ایک جماعت پیدا کریگا"۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مندرجہ بالا ارشاد احباب جماعت بالخصوص تجار اور صناع کے سامنے ہے۔ کون ہے۔ جو اپنے پیارے امام کی اس آواز پر لبیک کہہ کر اپنی دینی و دنیوی ترقی کا سامان نہ کرے۔ بہت سے بیرونی ممالک میں تجارت کے لئے وسیع میدان ہیں۔ صرف ارادہ اور ہمت کی ضرورت ہے۔

الحاج مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ مغربی افریقہ نے حال میں ہی اپنے ذاتی تجربہ سے اس بات کا اظہار کیا ہے۔ کہ مغربی افریقہ میں تاجروں اور صناعوں کے لئے ترقی کا بہت وسیع میدان ہے۔ اور حکیم فضل الرحمٰن صاحب نے بھی ان خوشکن حالات کو بذریعہ خط بیان کیا ہے۔

پس میں ان مخلصین تاجروں اور صناعوں سے جو اپنے دین کے ساتھ دنیا بھی بنانا چاہتے ہیں۔ تاکہ وہ اس دنیوی متاع سے اور دینی خدمات کر سکیں۔ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے دل میں عزم کر کے باہر نکلنے کے لئے تیار ہو جائیں۔ بالخصوص مغربی افریقہ کی طرف جہاں پر دو ہزار سے دس ہزار روپیہ کے سرمایہ سے۔ یا اگر سرمایہ نہ ہو تو پھیری کر کے اچھا روپیہ کمایا جا سکتا ہے۔ ریشمی اور سوتی کپڑے۔ قمیصیں۔ ٹوپیاں اور پتھر کے منکے جن کو گجرات کاٹھیاواڑ میں کھمبٹ کہتے ہیں۔ آسانی سے فروخت ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح کھیلوں کے سامان۔ صندل کا تیل اور لکڑی کا سامان سٹیشنری اور عربی کتب کی وہاں بہت کھپت ہو سکتی ہے حکیموں اور درزیوں کی جو اپنے کام سے خوب واقف ہوں۔ ان علاقوں میں بہت ضرورت ہے۔ اسی طرح اگر کوئی صاحب اینٹوں کے بھٹے کا کام کرنا چاہتے ہوں تو ان کے لئے بھی موقع ہے۔ بشرطیکہ لکڑی سے وہ کام چلا سکیں کیونکہ مغربی افریقہ میں کوئلے کی دقت ہے۔

ان حالات کے پیش نظر میں احباب جماعت سے جو ان کاموں میں سے کوئی کام کر سکتے ہوں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کے لئے نکل کھڑے ہوں۔ اور علاوہ دینی تبلیغ کے دنیوی برکت بھی حاصل کریں۔ اور اپنے مقدس امام کی ہدایات پر عمل کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

نوٹ:۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے خاکسار سے خط و کتابت کریں۔ خواجہ عبدالکریم سکرٹری تجارت قادیان

حقیقی اخلاص

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ اپنے مخلص بندوں پر ان کے ماں باپ سے بہت زیادہ رحم کرتا ہے۔ اور حقیقی اخلاص اور حقیقی جوش قربانیوں کا محرک ہوتا ہے" آؤ ہم اپنی جائدادیں اسلام کی خاطر وقف کر کے اپنے مخلص ہونے کا ثبوت مہیا کر دیں۔ سکرٹری وقف جائداد

اے مسافر آ تجھے "دارالامان" تک لے چلوں

اے مسافر! آ تجھے دارالاماں تک لے چلوں
جلوہ گاہ عالم کون و مکاں تک لے چلوں

جس کی دنیا ہے الگ جس کی بہاریں ہیں جدا
آ دکھاؤں میں تجھے ارض مسیحائے زماں

دیکھ لے یہ علم و حکمت کا محیط بیکراں
جھکنے والی ہے جہاں پر بادشاہوں کی جبیں

بن رہے ہیں جن فضاؤں میں زمین و آسماں
بے حد و ساحل ہے یہ دریا! مگر ہمت نہ ہار

مرکز انوار بزم دو جہاں تک لے چلوں
قدسیوں کے مسکن جنت نشاں تک لے چلوں

جو ہے بالا اس جہاں سے اس جہاں تک لے چلوں
آ تجھے ارض مسیحائے زماں تک لے چلوں

آ تجھے میں اس محیط بیکراں تک لے چلوں
اس مقام دلنشیں کے آستاں تک لے چلوں

ان فضاؤں کے زمین و آسماں تک لے چلوں
تو جہاں تک جا سکے تجھ کو وہاں تک لے چلوں

قادیاں ہے مرجع انوار و فضل کردگار
"جس کی فطرت نیک ہے وہ آئیگا انجام کار"

خاکسار:۔ عبدالسلام اختر ایم۔ اے (واقف زندگی)

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی انگلستان سے بخیر و عافیت واپسی

دہلی ۲۸ مارچ۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب انگلستان سے بخیر و عافیت دہلی پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ معلوم ہوا ہے کہ کل (۲۹ مارچ) دوپہر کی گاڑی سے قادیان تشریف لا رہے ہیں۔

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

نظارت امور عامہ احباب کو بارہا دفعہ توجہ دلا چکی ہے۔ کہ احمدیہ گیریزن کمپنی کے لئے پچاس احمدیوں کی فوری ضرورت ہے۔ یہ مطلوبہ تعداد بہر حال احمدیوں سے پوری کی جانی ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ احباب نے اس کام کی اہمیت کو ابھی تک نہیں سمجھا جس کی وجہ سے تعداد کا پورا ہونا مشکل ہو رہا ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ایک دفعہ پھر ہندوستان کے تمام با اثر احمدی احباب سے درخواست کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اب جبکہ لڑائی قریب الاختتام ہے۔ اور گورنمنٹ کا بھی شاید یہ مطالبہ آخری ہے۔ احباب گزشتہ کی طرح اس مطلوبہ تعداد کو پورا کرنے میں پوری پوری امداد فرمائینگے۔ مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے نمائندے اگر ایک ایک امیدوار بھی ہمراہ لائیں تو یہ تعداد پوری کی جا سکتی ہے۔

(ناظر امور عامہ)

یادگار احمد علیہ السلام کے متعلق حضرت مصلح موعود کا فرمان

مدرسہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبلیغی مشن کی ایک اہم یادگار ہے حضور کا اس مدرسہ کے قیام سے یہ منشا مبارک تھا۔ کہ اس مدرسہ کے طلباء دینی علوم حاصل کر کے اسلام اور احمدیت کی تبلیغ دنیا کے کناروں تک کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی طلباء کو اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کر کے تبلیغ کرنے کی سعادت نصیب ہو چکی ہے۔

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے اب مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کا معیار اینگلو ورنیکلر مڈل پاس ہونا قرار دیا ہے۔ اور حضور کا ارشاد ہے۔ کہ ہر سال کم از کم سو طالب علم مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوں۔ اور ہر خاندان ایک ایک لڑکا دے۔ مدرسہ احمدیہ ۲۸ مارچ سے کھل چکا ہے۔ اور طلباء کا داخلہ شروع ہے۔ احباب اپنے بچوں کو حضور کے ارشاد کے مطابق مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ جماعتہائے احمدیہ کے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان بھی حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل کیلئے پوری کوشش فرمائیں۔ اور احباب جماعت کو بار بار اس امر کی طرف

شراب اور جوا کو اسلام نے کیوں حرام قرار دیا؟

سوال۔ شراب اور جوا اسلام نے کیوں حرام کئے۔ اگر وہ ہمارے لئے بُرے ہیں۔ تو پہلے بھی بُرے تھے۔ اور پہلوں کے لئے بھی حرام ہونے چاہئے تھے۔ اور اگر اچھے تھے تو ہمارے لئے بھی اچھے ہیں۔ اور حرام قرار نہیں دیئے جانے چاہئیں۔ آخر ہماری فطرت تو وہی ہے جو پہلوں کی تھی؟

نظام کی وسعت کے ساتھ نئے قوانین کی ضرورت

جواب۔ قرآن کریم نے شراب اور جوا کو حرام قرار دینے کی یہ وجہ قرار دی ہے۔ کہ اثمھما اکبر من نفعھما۔ یعنی ان کے نقصانات منافع سے زیادہ ہیں۔ پس دورِ اسلام سے قبل انہیں حرام قرار نہ دینے کا یہ باعث تھا کہ اس وقت ان کے نقصانات نفعات سے زیادہ نہ تھے۔

دراصل بات یہ ہے کہ اسلام کے ذریعہ خدا تعالے نے ایک وسیع نظام کی بنیاد رکھی۔ جہاں پہلے نظام خاص خاص قوموں اور ملکوں اور وقتوں کے لئے مختص تھے۔ وہاں یہ نظام تمام دنیا کے لئے عام ہے۔ اب یہ بات ظاہر ہے کہ جسقدر نظام وسیع ہوتا جائے۔ اسی قدر قوانین کا زیادہ واضح اور مفصل ہونا ضروری ہے۔ مثلاً گھر میں ہمیں کپڑوں کے متعلق اس قدر احتیاط کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جس قدر گھر سے باہر جانے پر جونہی ہم گھر سے نکلتے ہیں۔ بوجہ ایک وسیع تر نظام میں داخل ہو جانے کے ہمیں کپڑوں کے متعلق زیادہ احتیاط برتنا پڑتی ہے۔ لیکن اس پر کوئی یہ اعتراض نہیں کرتا۔ کہ کیا جب تم گھر سے باہر نکلتے ہو۔ تو تمہاری فطرت بدل جاتی ہے۔ کہ تم لباس کے متعلق زیادہ محتاط ہو جاتے ہو۔ اسی طرح جب تمدن کا نظام ایک قبیلے یا گروہ یا ملک کے ساتھ تعلق رکھتا ہو۔ تو اسکے لئے علی قدر مراتب ان وسیع پابندیوں کی ضرورت نہیں۔ جو ایک ایسے نظام کے لئے ضروری ہیں۔ جو کہ ہمہ گیر ہو۔ مثلاً ایک ایسا نظام جو صرف ایک قبیلہ کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ اسکے لئے کسی ٹیکس کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ تمام لوگ ایک ہی قوم کے ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی شجرہ کی شاخیں اور انکے انضباط اور استحکام کے لئے ان بیرونی تدابیر کی ضرورت نہیں۔ جو ایک ایسی جماعت کے لئے ضروری ہیں۔ جس کی وسعت کو کوئی چیز محدود کرنے والی نہیں۔

ہم روز دیکھتے ہیں کہ تمدن کی ترقی کے ساتھ ساتھ قوانین میں وسعت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ کہیں یہ قانون بنتا ہے کہ عمارتیں خاص حد سے زیادہ بلند نہ بنائی جائیں۔ اور خاص نقشہ کے مطابق بنائی جائیں۔ کہیں یہ قانون پاس ہوتا ہے کہ ہر راہی راستہ کے بائیں یا دائیں جانب چلے۔ غرض جسقدر نظام وسیع ہوتا جاتا ہے۔ سیاسی۔ تمدنی اور جماعتی قانون مفصل ہوتے جاتے ہیں۔ اور کوئی نہیں کہتا کہ کیا ہم لوگوں کی فطرت بدل گئی ہے جو ہمیں ان پابندیوں کے ماتحت لایا جاتا ہے۔ جن کے ماتحت پہلے لوگ نہیں لائے گئے تھے۔ کیونکہ ہر ہوشمند انسان سمجھتا ہے۔ کہ یہ پابندیاں سوسائٹی کے نظام کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہیں۔ اور صرف وہی لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے جو شہریت کی حس civic sense سے نابلد محض ہوتے ہیں۔ غرض نظام کی وسعت کے مطابق پابندیوں کا بڑھتے رہنا ایک لازمی اور لابدی امر ہے۔

اسلام کے جاری کردہ بعض قوانین

پس جب اسلام نے ایک عالمگیر نظام کی بنیاد رکھی۔ تو ضروری ہو گیا۔ کہ شریعت میں نظام کی وسعت کے مطابق وضاحت اور تفصیل ہو۔ اور بعض ایسی باتوں کو جو ایک محدود نظام کے اندر جائز تھیں ناجائز قرار دے دیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ تعدد ازدواج میں ایک حد مقرر کر دی گئی۔ تا بعض لوگوں کی مطلب برآری دوسروں کی حقوق کشی کا باعث نہ بن جائے۔ نیز زکوٰۃ اور صدقہ اور حرمت سود کے قوانین جاری کر دیئے گئے۔ تا دولت ایک طبقہ میں ہی چکر نہ لگاتی رہے۔ اسی وسعت نظام کے ماتحت جوا اور شراب کو حرام قرار دے دیا گیا۔ کیونکہ اگرچہ یہ چیزیں ایک محدود نظام کے لئے مہلک نہیں۔ مگر کوئی ہمہ گیر نظام ان کی موجودگی میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

جوا

جب لوگ قوم قوم تھے جوا ان کے لئے ایک شغل کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور صرف بدکاروں اور بدعہدوں کی بربادی کا باعث ہوتا تھا۔ جن کی بربادی اکثر کھیل کود اور شغل ولعب میں ہو جاتی ہے۔ لیکن عام خرابی اس سے پیدا نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ سب لوگ آپس میں ایسے قریبی ہوتے تھے۔ کہ ان کے لئے ایک دوسرے کو برباد کرنا خود اپنے آپ کو برباد کرنا ہوتا تھا۔ اور جانتے تھے۔ کہ ان کے جتھہ کی مضبوطی میں ان کی مضبوطی ہے۔ وہ ایک خاندان کی حیثیت رکھتے تھے۔ اور اگر ایک بھائی کا مال دوسرے بھائی کے ہاتھ میں کھیل ہی کھیل میں چلا جاتا۔ تو اس سے چنداں نقصان کا احتمال نہ تھا۔ کیونکہ اس مال نے ہر حالت میں اسی محدود حلقہ کے اندر چکر لگانا ہوتا تھا۔ اور وہ مال بہرحال انہی کے اجتماعی استعمال میں آتا تھا لیکن ایک وسیع نظام کہ جس میں مختلف قوموں اور نسلوں اور گروہوں کا اجتماع ہو۔ اس میں یہ صورت بالبداہت خطرات سے پُر ہے۔ اور وہی بات جو پہلی حالت میں ایک کھیل سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ دوسری حالت میں گہری رنجشوں اور بے پناہ مصیبتوں کا باعث بن جاتی ہے۔ اگر احمدی کی ساری عمر کی کمائی ایک غیر احمدی کھیل ہی کھیل میں لے جاتا ہے۔ تو یہ کیونکر ممکن ہے کہ اسکے حقارت اور نفرت کے جذبات اس آدمی کے خلاف نہ بھڑکیں۔ وہ تو اس نظام کو بھی کوسیگا۔ جسنے ایسی صورت حالات کو روا رکھا۔ پس نظام کی وسعت کے ساتھ جوا ایک کھیل نہ رہا۔ بلکہ اسکے نقصانات اسکے فوائد پر بھاری ہو گئے۔ اور اس لئے اسے ممنوع قرار دے دیا گیا۔

شراب

اسی طرح پر شراب کا حال ہے۔ یہ انفرادی طور پر طاقت بھی بخشتی۔ اور اعضا میں تحریک بھی پیدا کرتی ہے۔ اور ایک محدود نظام کو تہ و بالا بھی نہیں کرتی۔ کیونکہ قومیت کے بندھن اس کی تحریکات کو دبائے رکھتے ہیں۔ لیکن ایک وسیع نظام میں جسقدر یہ امن کو برباد کرتی ہے۔ شاید کوئی دوسری چیز نہیں کرتی۔ اول تو یہی دیکھئے کہ فی زمانہ جبکہ ہم ایک ہمہ گیر نظام کے مستحق ہیں۔ ہزاروں لاکھوں انسانوں کی بھوک کا باعث یہی شراب ہے۔ لاکھوں من گیہوں اور جو اور پھل اس لئے ضائع کر دیئے جاتے ہیں۔ کہ چند آدمیوں کے لئے شراب مہیا کی جا سکے۔ بے شک یہ بربادی ان حالات میں جائز ہو سکتی تھی۔ جبکہ ہر قوم اپنی آپ متکفل تھی۔ اور اس پر دوسری قوموں کے احیاء کی ذمہ واری عائد نہ ہوتی۔ مگر اب جبکہ ہم تمام دنیا کے لوگ ایک ہی قوم ہو گئے ہیں۔ اس چیز کو کسطرح برداشت کیا جا سکتا ہے۔ کہ کروڑوں انسانوں کے خون سے چند لوگوں کے تعیش کا سامان مہیا کیا جائے۔

پھر نفسیاتی نقطۂ نگاہ سے بھی شراب ایک محدود حلقہ میں اس قدر خرابی کا باعث نہیں ہوتی جتنی کہ وسیع حلقہ میں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملکی قانون کے ماتحت اگرچہ گھروں میں شراب سے بدمست ہو کر پڑے رہنا جائز ہے مگر یہ کسی طرح جائز نہیں کہ بدمست ہو کر باہر پھرا جائے۔ ایسا شخص فوراً زیر دفعہ ۳۴ پولیس ایکٹ گرفتار کر لیا جائے گا۔ پس معلوم ہوا کہ نظام کی وسعت کے ساتھ ساتھ شراب کے فوائد گرتے جاتے ہیں۔ اور نقصانات بڑھتے جاتے ہیں۔

ایک محدود نظام کے بندھن اس قدر بھاری ہوتے ہیں۔ کہ معمولی بدمستی ان کو توڑنے نہیں پاتی۔ لیکن وہی بدمستی ایک وسیع نظام کے باریک تاگوں کو درہم برہم کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہی شرابی جو گھر میں آرام سے بیٹھا ہوتا ہے۔ جب باہر نکلتا ہے۔ تو اس سے امن کو خطرہ لاحق ہو جاتا ہے پھر شراب حیوانی جذبات کو تحریک کرتی ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے کثرت استعمال سے خود غرضی جو کہ نمایاں ترین حیوانی جذبہ ہے۔ اور جذبہ بقائے نفس کی ایک صورت ہے۔ جذبہ انسانیت پر غالب آجاتی ہے اور لوگوں میں تشتت کا رنگ جھلکنے لگتا ہے۔ ایک قوم دوسری قوم کے ساتھ انصاف کا سلوک نہیں کرتی۔ اور ایک فرد دوسرے فرد کے ساتھ ہمدردی سے پیش نہیں آتا۔ ایک محدود نظام میں قومی اور قبائلی بندشیں ان خطرات کی مسدّد ہو جاتی ہیں۔ لیکن ایسا نظام جو کہ ان بندشوں سے آزاد ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ زہر ہلاہل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود علم کی کثرت اور تمدن کی ہرد لعزیزی کے یورپ کے لوگ وحشی درندوں کی طرح ایک دوسرے سے لڑتے رہتے ہیں۔ اور ہمدردی اور موافقت کے جذبات سے عاری محض ہیں۔ آخر وہ کونسا کیڑا ہے جو ان کے نظام کی بنیادوں کو کھائے چلا جاتا ہے اور باوجود بین الاقوامی انجمنوں کی ساخت کے انہیں ٹکڑے ٹکڑے کئے ہوئے ہے۔ یاد رکھو کہ وہ کیڑا یہی خود غرضی کا کیڑا ہے۔ جو کثرت شراب نوشی کی پیداوار ہے۔ کہ جس سے انسانیت کی بنیادیں گر کر حیوانیت کے مدفون جوہر ظاہر ہو رہے ہیں۔

پس یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام نے جب نظام عالم کی بنیاد رکھی۔ تو جہاں زکوٰۃ اور صدقہ کو لازمی قرار دیا۔ وہاں سود شراب اور جوے کو ممنوع قرار دے دیا۔ کیونکہ وہ نظام تو اس کے بغیر کھڑا نہیں کیا جا سکتا تھا یہ نئے احکام اور نئی پابندیاں ہماری فطرت کے بدلنے کا نشان نہیں۔ بلکہ ہماری فطرت آج بھی وہی ہے۔ جو پہلے تھی۔ بلکہ اس بات کا نشان ہیں کہ ہمارا ناقص اور محدود نظام ایک ایسے کامل اور ہمہ گیر نظام میں بدل گیا ہے جو

حضرت مرزا محمد شفیع صاحب رضی اللہ عنہ کے مختصر حالات زندگی

حضرت قبلہ والد مرزا محمد شفیع صاحب مرحوم و مغفور جن کی وفات ۱۷ جنوری ۱۹۴۵ء بمقام دہلی ہوئی اور جنازہ ۱۹ جنوری کو قادیان لاکر سپرد خاک کیا گیا اُن کے سرسری حالات زندگی حسب ذیل ہیں۔

تعلیم و تربیت

قبلہ والد صاحب مرحوم کی پیدائش اندازاً ۱۸۷۷ء میں بمقام دہلی ہوئی۔ جب آپ ذرا سیانے ہوئے تو چونکہ آپ کو اپنے ماموں حکیم فدا محمد صاحب سے بہت محبت تھی اس لئے اپنے بچپن کا زیادہ حصہ ان کے پاس گذارا۔ اور حکیم فدا محمد صاحب چونکہ ان دنوں مہاراجہ جموں و کشمیر کے شاہی حکیم تھے۔ اس لئے والد صاحب بچپن میں جموں میں رہے۔ اور اپنی تعلیم کا ابتدائی حصہ وہاں پورا کیا چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بھی ان دنوں شاہی حکیم تھے اور وہاں ہی سے والد صاحب کو جانتے تھے۔ اس لئے جب والد صاحب نے بیعت کی تو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ آپ سے بہت محبت کے ساتھ پیش آیا کرتے تھے۔ ابتدائی تعلیم والد صاحب نے جموں میں حاصل کی اور اس کی تکمیل دہلی میں آکر کی۔ اور اپنی ذہانت کی وجہ سے بہت ہی چھوٹی عمر میں تعلیم مکمل کرلی۔

عبادت گذاری

بچپن سے ہی والد صاحب کو عبادت کا بہت شوق تھا۔ کہا کرتے تھے۔ مَیں نے سات برس کی عمر میں ہی نماز پڑھنی شروع کردی تھی اور تہجد کا شوق اتنا تھا کہ اُس وقت سے لیکر وفات تک کبھی تہجد کی نماز ناغہ نہیں کی۔ اگر کبھی ناغہ ہوئی تو اس حالت میں جبکہ انتہائی شدت کی بیماری ہوتی وگرنہ معمولی بیماری یا کسی اور معمولی وجہ سے کبھی تہجد بھی ناغہ نہیں کیا۔

مذہبی جوش

مذہبی لحاظ سے اتنا جوش تھا کہ بچپن میں ہی جب ہمارے سارے خاندان کے افراد نے خواہ وہ بڑے تھے یا چھوٹے اتفاق کرکے مولانا ابو الخیر صاحب (جو اس زمانہ میں ایک پیر خیال کئے جاتے تھے۔) کی بیعت کی۔ تو صرف والد صاحب مرحوم ہی ان کی بیعت سے انکاری رہے اور ان کی بیعت نہ کرنے کی وجہ سے والد صاحب کی سخت مخالفت ہوئی اور ہر طرف سے ناراضگی کا اظہار کیا گیا۔ مگر آپ سب کچھ برداشت کرتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ والد صاحب نے میٹرک کا امتحان پاس کیا اور ڈاکخانہ کی ملازمت کرلی۔

احمدیت میں داخلہ

سلسلہ عالیہ حقہ سے آپ کا تعارف حکیم انوار حسین صاحب آف بلب گڑھ کے والد صاحب کے ذریعہ ہوا۔ اور آپ نے اُن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند شائع شدہ کتابیں لیکر مطالعہ فرمائیں۔ ان کتابوں کا مطالعہ کرنا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا دِل کھول دیا اور آپ نے بھی اُسی نورِ ایمان سے حصہ لینے کا ارادہ کرلیا جو اُس وقت قادیان میں نازل ہورہا تھا یعنی آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرلی۔ یہ سنہ ۱۹۰۱ء کا واقع ہے۔ آپ نے جب بیعت کی۔ آپ جگادھری ضلع انبالہ میں سب پوسٹماسٹر تھے۔ اُس زمانہ کے دستور کے مطابق کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرتا تھا۔ اُس کا نام اخبار میں شائع ہوتا تھا۔ والد صاحب کا نام بیعت کنندگان کی فہرست میں اخبار الحکم ۱۰ جون سنہ ۱۹۰۱ء کے صفحہ ۱۶ پر درج ہے۔ آپ نے اپنی بیعت کی کسی رشتہ دار کو اطلاع نہ دی حتّٰی کہ والدہ محترمہ کو بھی نہ۔ والدہ صاحبہ ان دنوں دہلی میں تھیں جب آپ والدہ صاحبہ کو مقام ملازمت پر لیکر گئے تو پھر آہستہ آہستہ اُن کو تبلیغ شروع کی۔ اور جلد ہی اُن کی بھی بیعت کروادی والدہ محترمہ کی بیعت کروانے کے بعد پھر والد صاحب نے اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ شروع کی اور اکثر رشتہ داروں کو سلسلہ کا لٹریچر مطالعہ کرنے کے لئے دیا مگر افسوس کہ مخالفت کی وجہ سے نہ انہوں نے سلسلہ کی واقفیت حاصل کی۔ نہ شائع شدہ کتب کا مطالعہ کیا۔

قادیان آنا

وقت گذرتا گیا اور سنہ ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کیلئے قادیان حاضر ہوئے۔ اس دفعہ پہلی بار ہی کی زیارت نے عشق دل میں پیدا کیا کہ دل تو یہی چاہتا ہے کہ یہیں آباد ہوجائیں۔ مگر سرکاری نوکری کی وجہ سے ہر سال جلسہ سالانہ پر حاضر ہونے لگے۔ اور جلسہ سالانہ کے علاوہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات تک تین چار دفعہ قادیان تشریف لائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کی چند باتیں

والد صاحب حضرت اقدس عؑ کے زمانہ کے بعض حالات سنایا کرتے تھے جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

فرمایا کرتے (۱) اپریل ۱۹۰۲ء میں خاکسار شملہ تبدیل ہوا وہاں مجھ کو تکلیف تھی اس لئے مَیں نے کچھ عرصہ کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بذریعہ تحریر عرض کیا۔ کہ حضور خاکسار کی تبدیلی کے لئے دُعا فرمائیں جس کی بظاہر جلد امید نہیں تھی۔ جولائی ۱۹۰۲ء میں جب دوبارہ عرض کیا گیا تو حضور نے میرے خط پر اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا "جواب لکھدیں کہ میں نے دُعا کی ہے۔ خدا تعالیٰ مجیب الدعوات بھی ہے۔ اور حکیم بھی اگر اُس کی مصلحت تقاضا کرے گی۔ تو وہ تبدیلی پر قادر ہے"۔ یہ حضور کی تحریر جب حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے مجھ کو بھیجی تو جس ڈاک سے یہ خط پہنچا اُس کے ساتھ ہی میری تبدیلی اور ترقی کا حکم بھی محکمہ سے پہنچ گیا۔

(۲) ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مَیں حضور کی خدمت میں مسجد مبارک کے متصل ڈیوڑھی میں حاضر تھا وہاں حضور کسی ملازم کو ہدایت فرمارہے تھے۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ رات کو الہام ہوا تھا۔ "یاایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر" اور اس کے متعلق حضور تحقیقات فرمارہے تھے۔ کہ کوئی مہمان بھوکے تو نہیں رہے۔

(۳) سنہ ۱۹۰۸ء میں تین ماہ کی رخصت پر قادیان حاضر رہے۔ اس دوران میں فنانشل کمشنر صاحب پنجاب دَورہ پر تشریف لائے اور حضور نے اُن کی دعوت فرمائی۔ اور خود بھی باہر خیمہ میں ملاقات کے لئے تشریف لے گئے۔ اُس وقت مسجد میں یہ فرمایا تھا کہ ہم تو صرف سلسلہ کی خاطر یہ دعوت وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔ آخر اپریل میں جب حضور لاہور تشریف لے جانے لگے تو عام اعلان ہوا کہ دوست لاہور ہمراہ نہ جائیں یہ اس وجہ سے کہ حضور نے احمدیہ بلڈنگ میں قیام فرمانا تھا اور دوستوں کے وہاں جانے سے خواجہ کمال الدین صاحب وغیرہ کو تکلیف کا خیال تھا۔ چونکہ خاکسار نے بوجہ ختم رخصت چند روز میں واپس جانا تھا۔ اس لئے مَیں نے حضور سے عرض کیا کہ حضور اجازت فرمائیں تو مَیں رخصت کے باقی دن لاہور چلا جاؤں۔ اور حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا رہوں۔ حضور نے تحریر فرمایا۔ "آپ بے شک جتنے دن لاہور میں رہیں مل جایا کریں"۔ لاہور کی روانگی کے وقت ایک مرتبہ جب تیاری ہوگئی تو حضور کو الہام ہوا "مباش ایمن از بازئ روزگار" اس پر حضور نے روانگی ملتوی فرمادی اور پھر ایک دو روز بعد لاہور تشریف لے گئے۔

سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ

سلسلہ کے لٹریچر کے مطالعہ کا آپ کو بہت شوق تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتب اور دیگر کتب سلسلہ آپ نے پڑھی ہوئی تھیں۔ آپ کا معمول تھا۔ کہ جو کتاب نئی شائع ہوتی فوراً خرید لیتے۔ اور جب تک اُس کو ختم نہ کرلیتے اُس وقت تک آپ کو چین نہ آتا تھا۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ اُس زمانہ کے شائع ہونیوالے اخبارات اور رسائل کا بھی باقاعدگی سے مطالعہ کیا کرتے تھے سلسلہ کے لٹریچر کے متعلق والد صاحب کو اتنی پابندی تھی کہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہے۔ ہم کو یہی تاکید ہوتی تھی کہ سلسلہ کے لٹریچر کا مطالعہ کیا کرو۔ یہ تمہیں بہت فائدہ دیگا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السّلام سے اخلاص

سلسلہ عالیہ حقہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت ام المومنین اور دیگر افراد خاندانِ نبوت سے آپ کو والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ جب آپ ان میں سے کسی کا ذکر خیر فرماتے تو ہر سننے والا بخوبی اندازہ کرسکتا تھا کہ آپ کے دل میں ان کے لئے کس قدر بے پناہ عشق و محبت کا جذبہ موجزن تھا۔ خاندانِ نبوت کے ہر فرد کی خدمت کرنا آپ اپنے لئے باعثِ فخر سمجھتے۔ جب آپ دہلی میں مقیم تھے تو خاندانِ نبوت کے اکثر افراد کی خدمت آپ ہی سرانجام دیا کرتے تھے۔ پھر جب قادیان تشریف لے آئے تو وہی طریق جاری رکھا بلکہ اُس میں بہت کچھ زیادتی کردی۔ مارچ سنہ ۱۹۱۴ء میں جب پیغامیوں نے فتنہ کھڑا کیا اور ہر طرح کی شورش برپا کی تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا۔ کہ شروع سے ہی والد صاحب قادیان سے وابستہ رہے۔ اور آپ نے مرکز سے اطلاع ملتے ہی حضرت مصلح موعود کی بیعت کرلی۔

خدمت خلق کا جذبہ

خدمتِ خلق آپ کی طبیعت ثانیہ تھی ہر وہ شخص جو آپ سے کسی رنگ میں مشورہ کے لئے آتا۔ آپ اُس کو۔

ایک مجاہد فی سبیل اللہ کے مخلصانہ جذبات

(از ایڈیٹر)

عزیز مکرم مولوی محمدؐ صدیق صاحب مبلغ سیرالیون مغربی افریقہ ایک نہایت مخلص احمدیت کے فدائی اور نہایت کامیاب مبلغ ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کا بھی ان سے خاص ہی معاملہ نظر آتا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ کہ وہ ابھی نوجوانی کے میدان میں قدم ہی رکھ رہے تھے۔ اور بھولے بھالے سعید الفطرت خاموش طبع اور سنجیدہ لڑکے نظر آتے تھے۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کان میں پڑا۔ کہ احمدی نوجوانوں کو دنیا کے مختلف علاقوں میں تبلیغ اسلام کے لئے نکل جانا چاہیئے۔ اپنے تمام اخراجات خود برداشت کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ اس پر لبیک کہتے ہوئے وہ مرکز سے کسی قسم کی امداد حاصل کئے بغیر نکل کھڑے ہوئے۔ اور مختلف ملکوں میں سے ہوتے ہوئے آخر افریقہ پہنچے۔ اور آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دینی خدمات اور اخلاص کے پیش نظر انہیں سیرالیون ایسے کامیاب تبلیغی مشن کا انچارج ہونے کا شرف عطا فرما رکھا ہے۔

مولوی صاحب مکرم نے مجاہدانہ رنگ میں تبلیغ اسلام کے لئے روانہ ہونے سے کچھ عرصہ قبل "الفضل" کے ایڈیٹوریل سٹاف میں بھی کام کیا۔ اور نہایت فرض شناس اور محنتی نوجوان ثابت ہوئے۔ اس مختصر سے تعلق کو آج تک انہوں نے ہمیشہ یاد رکھا اور اسی بناء پر مجھے مخاطب کر کے اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ حال میں انہوں نے اپنے خط میں قادیان کی مبارک بستی میں بسر کئے ہوئے ایام کا کچھ ایسے مخلصانہ اور عاشقانہ رنگ میں ذکر کیا ہے۔ کہ وہ ان احمدی نوجوانوں کے لئے جنہیں [illegible] حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بستی [illegible] رہنے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی نورانی صحبت میں شریک ہونے اور بزرگان جماعت کی صحبتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع میسر ہے۔ باعث موعظت بن سکتے ہیں۔ اور اسی غرض کے پیش نظر انہیں شائع کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"اس عاجز کی طرف سے دفتر کے ان پرانے کارکنوں اور کاتب صاحبان کو جن کو میں جانتا ہوں۔ اور ان کو بھی جو نئے آئے ہوں۔ میرا السلام علیکم اور درخواست دعا عرض کردیں۔ اللہ تعالےٰ بہتر جانتا ہے۔ میں قادیان کے بزرگوں کو کس قدر یاد کرتا رہتا ہوں۔ بعض دفعہ جب یہاں کے گھنے جنگلوں میں پیدل چلتے چلتے جہاں ایک طرف بندروں اور جنگلی جانوروں کا شور مگان کھا رہا ہوتا ہے۔ اور دوسری طرف تپتی ہوئی ریت کی گرمی بوٹوں کے اندر پہنچ کر ستا رہی ہوتی ہے۔ ایسے وقت میں خیالات کے سمندر کی رو میں بہتے بہتے کبھی کبھی ایسی جگہ بھی پہنچ جاتا ہوں۔ کہ بچپن اور جوانی کی آزادانہ زندگی کے گزرے ہوئے دن موجیں بن کر ایک زبردست دھکا دیتے ہیں۔ کہ فوراً خدا تعالےٰ کی مقدس بستی قادیان میں جا پہنچتا ہوں۔ انہی خیالات میں چلتے چلتے منٹ منٹ پر آنکھیں بند کر کے یہ تصور کرنا شروع کر دیتا ہوں۔ کہ گویا اب افریقہ کے کسی جنگل میں نہیں ہوں۔ بلکہ قادیان شریف کی فلاں گلی میں چل رہا ہوں۔ اب مسجد مبارک میں بیٹھا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا کلام سن رہا ہوں۔ اب احمدیہ بازار میں سے گزر رہا ہوں۔ اب دفتر الفضل کی سیڑھیاں چڑھ رہا ہوں۔ اور اب مکرم ایڈیٹر صاحب کے پاس بیٹھا لکھ رہا ہوں۔ کہ اتنے میں کسی روڑے یا پتھر سے ٹھوکر کھا کر گرنے یا راستے سے ہٹ جانے کا خیال غالب ہو کر آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وہی جنگل اور اسی چھوٹی سی رتیلی ڈنڈی پر زمین طے کرتا ہوا کسی افریقن گاؤں کی طرف جا رہا ہوتا ہوں۔ [illegible] میرے اللہ تو وہ دن مجھ پر بھی لا۔ کہ ایک دفعہ پھر میرے یہ [illegible] تصورات حقیقت بن جائیں۔ اور میں فی الحقیقت [illegible] دارالامان کی زیارت کا شرف حاصل کروں۔ اللّٰھم آمین۔ والسلام طالب دعا محمدؐ صدیق مولوی فاضل امرتسری از سیرالیون"۔

ان سطور سے جہاں مولوی صاحب موصوف کی ذاتی سعادت کا ثبوت ملتا ہے۔ وہاں مرکز سلسلہ سے بے تابانہ محبت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے والہانہ اخلاص اور بزرگان جماعت سے مخلصانہ عقیدت کا بھی اظہار ہوتا ہے۔ اور دراصل مولوی صاحب موصوف کی تبلیغ اسلام میں غیر معمولی کامیابی اور خدمات اسلام کے خاص مواقع میسر آنے کی وجہ یہی ہے۔ وہ دل سے بہ یار و دست باکار کے پورے پورے مصداق بن کر جو قدم اٹھاتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور شرف قبول حاصل کرتا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں اپنی حفاظت میں رکھے۔ مزید خدمت دین کی توفیق عطا کرے۔ اور دیار محبوب کو دیکھنے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور حاضر ہونے کی جو تڑپ ان کے دل میں پائی جاتی ہے۔ اسے پورا کرے۔

تبلیغ کیلئے اوقات وقف کرنیوالوں کی فہرست

(۱) محمدؐ افضل صاحب سگنل حوالدار ڈیرہ غازیخاں
(۲) عبدالکریم صاحب بھلوال
(۳) بشیر احمدؐ صاحب سیٹھ پٹھانکوٹ۔
(۴) چودھری محمدؐ علی صاحب ایم۔ اے۔ قادیان
(۵) علی بن عبدالقادر صاحب گیا۔
(۶) راجہ عبدالرحمٰن صاحب یاڑی پورہ کشمیر
(۷) محمدؐ ایوب خاں صاحب " " "
(۸) غلام محمدؐ صاحب " " "
(۹) عبداللہ خاں صاحب پٹھان " " "
(۱۰) محمد خلیل صاحب بٹ " " "
(۱۱) غلام محمد صاحب راتھر " " "
(۱۲) محمد داؤد خان صاحب " " "
(۱۳) عبدالحمید صاحب " " "
(۱۴) راجہ بشیر احمدؐ خاں صاحب " " "
(۱۵) حشمت اللہ خاں صاحب " " "
(۱۶) راجہ دل محمد خاں صاحب " " "
(۱۷) حمید اللہ صاحب ٹاک " " "
(۱۸) ثناء اللہ صاحب اقریاڑی پورہ کشمیر
(۱۹) محمد رمضان صاحب " " "
(۲۰) عبدالصمد صاحب " " "
(۲۱) غلام محمد میر صاحب " " "
(۲۲) عبدالعزیز صاحب " " "
(۲۳) محمد رمضان صاحب " " "
(۲۴) محمدؐ اکرم خاں صاحب " " "
(۲۵) محمدؐ ابراہیم صاحب زاہد " " "
(۲۶) ماسٹر عبدالقادر صاحب " " "
(۲۷) عبدالعزیز صاحب میر " " "
(۲۸) میر غلام محمد صاحب " " "
(۲۹) احمدالدین صاحب " " "
(۳۰) غلام رسول شاہ صاحب " " "
(۳۱) محمد ایوب خاں صاحب " " "
(۳۲) خضر جو صاحب " " "
(۳۳) حکیم علی احمدؐ صاحب ضلع جھنڈوال جالندھر
(۳۴) حافظ سید عبدالرحمٰن صاحب ٹبالہ

— نظارت دعوۃ و تبلیغ

سادہ زندگی کے تفصیلی کوائف

تحریک جدید کے انیس مطالبات میں سے سادہ زندگی کا مطالبہ ایسا بنیادی ہے۔ کہ جس پر صحیح معنوں میں عمل کرنا باقی مطالبات کو پورا کرنے کے لئے عملی طور پر مستعد کر دیتا ہے۔ اس مطالبہ کے تفصیلی کوائف یہ ہیں:۔ ہر احمدی دسترخوان پر صرف ایک سالن ہو۔ روٹی یا چاول کے علاوہ۔ جن کے لئے میٹھا طبی لحاظ سے ضروری ہو۔ ان کے لئے ایک میٹھی چیز کی اجازت ہے۔ غیر احمدی میزبان کے اصرار پر دوسرے کھانے کی اجازت ہے۔ دعوتوں میں ایک کھانے سے زائد کی اجازت تو ہے۔ مگر گذشتہ دستور میں کمی کی کوشش کی جائے۔ بچا ہوا کھانا دوسرے وقت کا کھانا شمار نہ ہوگا۔ ناشتہ پر چائے کے علاوہ ایک اور چیز استعمال کی جائے۔ عیدین پر تحائف کی اجازت ہے۔ مگر ممکن کفایت ملحوظ ہو۔ طبی مشورہ کے ماتحت ایک سے زیادہ کھانے کھائے جا سکتے ہیں۔ کھانے کے ساتھ گاجر اور مولی میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ بہار اڑلیسہ وغیرہ علاقوں میں پتلی دال علیحدہ سالن شمار نہ ہوگی۔ (خاکسار ملک عطاء الرحمٰن معتمد خدام)

فوجیوں کے بال بچوں کی امداد

بہار کے ڈائرکٹر آف پبلسٹی لکھتے ہیں:۔ ہر قسم کے رینک کے جوان اور افسر چاہے وہ لڑنے والی فوج میں ہوں یا دوسرے کاموں میں۔ لیکن جو جنگ کے ہر علاقہ میں یا تو فوت ہو گئے ہوں۔ یا زخموں کی وجہ سے یا ایکٹو لسٹ پر ہونے کی حالت میں بیماری لگ جانے سے ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو گئے ہوں۔ ان کے لڑکے اور لڑکیاں مندرجہ ذیل تعلیمی رعایتوں کی مستحق ہیں۔ شرط یہ ہے۔ کہ یہ لڑکیاں لڑکے برطانوی ہند کے باشندے ہوں [illegible]

(ا) بچوں کو لوئر پرائمری درجوں میں مفت تعلیم اور کتابوں کے لئے پانچ روپیہ کا الاؤنس۔

(ب) اپر پرائمری درجوں میں ۳ روپیہ ماہوار کا وظیفہ اور مڈل کے درجوں میں چار روپے ماہوار کا وظیفہ اور اس کے ساتھ مفت تعلیم۔

(ج) اسکولوں اور کالجوں میں ہائی کلاسوں میں مفت تعلیم اسکولوں میں آٹھ روپیہ اور کالجوں میں بارہ روپے ماہوار کا وظیفہ اگر ضروری سمجھا گیا۔ تو دیا جائیگا۔

(د) ایسے طالب علم کو جو ہوسٹل میں رہتا ہوگا۔ اگر پرائمری یا مڈل کلاسوں میں ہے تو پانچ روپیہ ماہوار اور اگر ہائی [illegible]

درخواست اس سکول یا کالج کے ہیڈ ماسٹر یا ہیڈ مسٹرس یا پرنسپل کے نام آنی چاہئیں جس سکول یا کالج میں فوجیوں کے بچے یا رشتہ دار پڑھتے ہوں۔ اور درخواست کے ساتھ ایک سرٹیفکیٹ بھی ہونا چاہیئے۔ جس میں ولدیت آمدنی وغیرہ [illegible] تاکہ اس سے تعلیمی رعایت کے مستحق ہونے کا پتہ چل سکے (ناظر امور عامہ)

مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے احباب کے لئے تحفہ

مجلس مشاورت پر تشریف لانے والے احباب مندرجہ ذیل تبلیغی لٹریچر غیروں میں تقسیم کے لئے یا اپنی لائبریری میں رکھنے کے لئے خریدنے کی تیاری کر کے آئیں۔ قومی صحیفہ نشر و اشاعت کی امداد ہوگی اور ثواب علیحدہ ہوگا۔

اردو لٹریچر

(۱) پیغام صلح اردو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آخری تصنیف قیمت ۳ر

(۲) کشتی نوح .... قیمت ۸ر

(۳) اسلامی اصول کی فلاسفی قیمت ۸ر

(۴) درثمین بڑا سائز قیمت ۱۲ر فی نسخہ

(۵) درثمین چھوٹا سائز " ۳ر فی نسخہ

(۶) احمدی و غیر احمدی میں کیا فرق ہے قیمت ۱۲ر فی نسخہ

(۷) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک سیاسی لیکچر قیمت ۱ر

(۸) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج قیمت ۱ر

(۹) اسلام میں اختلافات کا آغاز۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک معرکۃ الآراء تقریر۔ قیمت ۴ر

(۱۰) اچھوتوں کی حالت زار مصنفہ ملک فضل حسین صاحب۔ قیمت ۳ر

(۱۱) ذریت طیبہ مصنفہ ملک محمد عبد اللہ صاحب فاضل۔ قیمت ۱ر

(۱۲) خاتمہ لبشارت احمد بجواب قادیانی مذہب مصنفہ سید بشارت احمد صاحب حیدرآباد دکن قیمت ۲ر

(۱۳) انبیاء کی آسمانی بادشاہت اور اس کی تکمیل مسیح موعود کے ہاتھ سے۔ قیمت ۴ر

(۱۴) میری والدہ۔ مصنفہ آنریبل سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب۔ قیمت ۳ر

(۱۵) تحفۃ النصاریٰ حصہ اول۔ عیسائیت کے تمام اہم بنیادی اصولوں کی زبردست پیرائے میں تردید کی گئی ہے۔ مصنفہ چوہدری غلام احمد خاں صاحب ایڈووکیٹ۔ قیمت ۸ر

(۱۶) حقیقۃ الامر یعنی مولوی محمد علی صاحب کی چٹھی کا جواب از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ قیمت ۱ر

(۱۷) تاریخ قادیان۔ مصنفہ ملک فضل حسین صاحب۔ قیمت ۶ر

(۱۸) وید شاستر اور اچھوت ادھار مصنفہ ملک فضل حسین صاحب قیمت ۳ر

(۱۹) محاکمہ مابین آریہ سماج اور گاندھی۔ مصنفہ ملک فضل حسین صاحب قیمت ۸ر

(۲۰) برکات خلافت۔ تقریر مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان قیمت ۱ر

(۲۱) آریہ سماج قیمت ۲ر فی نسخہ

(۲۲) مسلمانان کشمیر اور ڈوگرا راج۔ مصنفہ ملک فضل حسین صاحب۔ قیمت ۴ر

(۲۳) مولوی محمد علی کا جنگ موعود نبی سے مرتبہ ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم قیمت ۲ر

(۲۴) علمی معجزہ مصنفہ محمد یار الحسن صاحب اسلم قیمت ۱ر

(۲۵) اسلام ہی عالمگیر مذہب ہے۔ حافظ روشن علی صاحب رضہ کا ایک مہتم بالشان لیکچر قیمت ۳ر

(۲۶) مسلم حقوق اور ہندو راجیہ۔ مصنفہ ملک فضل حسین صاحب..... قیمت ۴ر

(۲۷) موعود اقوام عالم مصنفہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر قیمت کاغذ خاکی ۱۲ر درمیانہ سفید ۱۲ر اعلیٰ گلابی ۱۲ر

(۲۸) سیرت المہدی۔ مرتبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ قیمت ۱۲ر

(۲۹) جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ثابت کیا ہے۔ قیمت ۱ر

(۳۰) ختم نبوت۔ ختم نبوت پر فیصلہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام قیمت ۱ر

(۳۱) مباحثہ حضرت مسیح موعود کی صداقت پر مابین حافظ روشن علی صاحب رضہ و مولوی عبد الشکور صاحب ایڈیٹر النجم لکھنؤ قیمت ۱ر

(۳۲) حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ اور تعلیم وحدانیت مصنفہ گیانی عباد اللہ صاحب مبلغ قیمت ۴ر

(۳۳) دعوت نامہ بخدمت جمیع علماء کرام و صوفیائے عظام و دیگر ہمدردان اسلام قیمت ۴ر

(۳۴) خدا تعالیٰ کا عظیم الشان پیغام قیمت ۱ر

(۳۵) اہل اسلام کس طرح ترقی حاصل کر سکتے ہیں قیمت ۱ر

(۳۶) احمدیہ جوبلی بلڈنگ و ایک الٰہی نشان قیمت ۳ر

(۳۷) محمد عربی صلعم قیمت ۱ر

(۳۸) تمام دنیا میں تبلیغ اسلام۔ مصنفہ ملک محمد عبد اللہ صاحب فاضل قیمت ۱ر

(۳۹) موجودہ زمانہ کا اوتار۔ ہندوؤں میں تبلیغ کے لئے نہایت مفید ہے۔ مصنفہ ملک فضل حسین صاحب۔ قیمت ۸ر

(۴۰) انکشاف حقیقت۔ ستیارتھ پرکاش ایجیٹیشن پر تبصرہ کا دوسرا حصہ قیمت ۱۲ر

ہندی لٹریچر

(۴۱) پیغام صلح (ہندی ترجمہ) قیمت ۴ر

(۴۲) ورتمان یگ (اس زمانہ کا) اوتار قیمت ۱۲ر

(۴۳) ساری دنیا کو ایک پیغام قیمت ۲ر

(۴۴) کبھرن نوارن (مسئلہ تعدد ازدواج) از روئے ہندو کتب قیمت ۱ر

گورمکھی لٹریچر

(۴۵) پیغام صلح (گورمکھی ترجمہ) قیمت ۳ر

(۴۶) ہمارا رسول قیمت ۲ر

(۴۷) عرشی چولہ مصنفہ گیانی عباد اللہ صاحب۔ قیمت ۴ر

(۴۸) بابا نانک رحمۃ اللہ اور تعلیم وحدانیت مصنفہ گیانی عباد اللہ صاحب قیمت ۴ر

(۴۹) سکھ سنیہا (تمام دنیا کو ایک پیغام) قیمت ۴ر

(۵۰) امن عالم قیمت ۱ر

(۵۱) اسلام اور سکھ گرنتھ قیمت ۱ر

(۵۲) مرزا احمدی پرگنہ بٹالہ قیمت ۱ر

انگریزی لٹریچر

(۵۳) Jesus in India

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "مسیح ہندوستان میں" کا انگریزی ترجمہ قیمت ۱۲ر

(۵۴) A Present to his Royal Highness The Prince of Wales

عرصہ سے نایاب تھی۔ اب پھر شائع کرائی گئی ہے۔ قیمت ۱۲ر۔

(۵۵) Why I believe in Islam

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا بمبئی سے براڈ کاسٹ لیکچر قیمت ۲ر

(۵۶) A Message of Peace

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف پیغام صلح کا ترجمہ قیمت ۲ر

(۵۷) An out Line of the Ahmadiyya Community [illegible] قیمت

(۵۸) New Order

نظام نو کا انگریزی ترجمہ قیمت ۱۲ر

(۵۹) Al Islam قیمت ۳ر

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کیجئے۔ (مینیجر)

وصیتیں

نوٹ: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۷۸۵۳ منکہ گلاب بی بی زوجہ چودھری محمد الدین صاحب نمبردار قوم جٹ ٹھاکرے پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ۵۲۵ چک گ ب ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائلپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد میرا حق مہر ہے۔ جو کہ مبلغ -/۴۰۰ روپیہ ہے۔ اور جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا گلاب بی بی۔ گواہ شد محمد دین احمدی نمبردار۔ گواہ شد: مقبول احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۷۹۰۸ منکہ مصاحب بیگ ولد جعفر بیگ قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ دو مکان رہائشی خام واقع موضع کیرنگ قیمتی اندازاً ۸۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن اس کے علاوہ میری ماہوار آمد بھی ہے۔ جو کہ [illegible] -/۲۵ روپے ماہوار [illegible] ہے۔ اور کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور بوقت وفات جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد مصاحب بیگ۔ گواہ شد: محمد شجاعت انسپکٹر بیت المال حلقہ یو۔پی۔ بنگال۔ بہار۔ اڑیسہ۔ گواہ شد: فیاض الدین پریذیڈنٹ جماعت موسیٰ بنی

نمبر ۷۹۰۳ منکہ عطاء الرحمٰن خان ولد عبدالحمید خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میرے والد بزرگوار خدا کے فضل و کرم سے زندہ ہیں اس لئے میری کوئی جائیداد نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد قریباً ۴۰/- روپیہ ہے جو کم زیادہ ہوتی رہتی ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی اور جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جو متروکہ ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (نوٹ) چونکہ آجکل میں A.R.P. میں کام کرتا ہوں۔ جس کا کچھ الاؤنس ملتا ہے اس کے علاوہ گرانی الاؤنس بھی ملتا ہے جو قریباً ۱۵/- روپے ماہوار ہے۔ یہ جب تک ملے گا اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ العبد عطاء الرحمٰن۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد۔ فیاض الدین احمدی موصی کے حقیقی چچا و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سونگی بنی۔

نمبر ۸۲۰۱ رحمت علی ولد میر خدا بخش قوم میر پیشہ مزدوری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن کرتو ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ہجرت حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ایک عدد مکان قیمتی ۲۰۰/- روپیہ۔ میری آمدنی غیر معین ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ آمدنی کی زیادتی یا کمی کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور جو جائیداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع بھی صدر انجمن کو دیتا رہوں گا۔ اور جو جائیداد میرے مرنے پر ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد :۔ رحمت علی موصی

گواہ شد :۔ چودھری ثناء اللہ کرتو

گواہ شد خورشید احمد انسپکٹر دھایا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کیلئے اکیس ہزار ۲۱۰۰۰ روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئیں گے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔ جب وہ ظاہر ہونگے تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کریں گے۔ اور اسلام منوائیں گے بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں نہ مہدی نہ امتی نبی۔ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں نعوذ باللہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اپنے یہ عقائد مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر بائیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک ٹالتے ہی رہیں گے کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں۔ اسلئے جھوٹا حلف مؤکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے۔ اگر ان کے کوئی ہم خیال صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کریں گے تو ہم ان کو بھی **دو ہزار روپیہ انعام** دیں گے۔ کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ اپنی جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔ صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپے کے انعامات کا ایک رسالہ اردو اور انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائے گا

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۲۸ مارچ۔ مغربی محاذ پر اتحادی فوجیں رائن کے پار برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ بعض مقامات پر وہ سو میل تک بڑھ کر جرمنی کے قلب تک جا پہنچی ہیں۔ اور برلین اب صرف دو سو میل پر ہے۔ مارشل منٹگمری کی فوج نے گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دو سے پانچ میل پیشقدمی کی۔ کینیڈین فوج امرک کے شہر سے صرف تین میل پر ہے۔ دوسری اور نویں امریکن فوج نے ۱۶ ہزار جرمن قیدی بنائے ہیں۔ پہلی امریکن فوج کے دستے جنرل پیٹن کے دستوں سے آملے ہیں۔ امریکن فوج نے رائن کے مشرق میں پہلے ہوائی اڈہ سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ فرینکفرٹ کے اڈہ پر بھی اب ہمارا قبضہ ہے۔ دریائے مین کے ۳۴ میل لمبے شکرطہ پر اتحادی قبضہ ہے۔ ساتویں فوج نے مین ہائیم کے شمال میں ۱۹ میل لمبا اور ۱۴ میل چوڑا مورچہ قائم کر لیا ہے۔ جرمن ڈیفنس لائن بالکل ٹوٹ چکی ہے۔ اور اب جرمن پہلے کی طرح مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ عام خیال ہے۔ کہ دشمن کی منظم مزاحمت کی قوت ٹوٹ چکی ہے۔ اور افسروں نیز سپاہیوں سب کا یہی خیال ہے۔ کہ جرمنی کا ایک بڑا حصہ کسی وقت بھی غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈال دیگا۔

جرمنوں کا بیان ہے۔ کہ روسیوں نے سائیلیشیا میں اسّی میل کے محاذ پر ایک نیا حملہ شروع کیا ہے۔ وہ چیکوسلواکیہ کے شہر اوسٹرارا پر قابض ہو چکے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ روسی فوجیں اب آسٹریا کی سرحد سے ۴۲ اور ویانا سے اسّی میل پر ہیں۔

واشنگٹن۔ ۲۸ مارچ۔ جاپانی ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن بمباروں نے جنوبی جاپان پر پھر حملہ کیا۔ گذشتہ ۱۲ گھنٹہ میں یہ دوسرا حملہ تھا۔ شمالی کیوشو کے دو شہروں کو ان سے بہت نقصان پہنچا۔ امریکن جنگی جہاز اور ہوائی جہاز ٹوکیو پر برابر حملے کر رہے ہیں۔ امریکن فوج کراما کے جزیرہ پر اتر گئی ہے۔ دوشنبہ کو جو امریکن فوج وسطی فلپائن میں سیبو کے جزیرہ پر اتری تھی۔ جاپانی اسے دیکھ کر بھاگ نکلے۔ انہوں نے بالکل معمولی مقابلہ کیا۔

دہلی ۲۸ مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ میں سر فیروز خاں نون نے بتایا۔ کہ ۹۹۱۹ ہندوستانی تاحال جرمنوں کی قید میں ہیں۔ کامرس ممبر نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ اس سال امید ہے۔ چار ہزار ریڈیو سیٹ برطانیہ سے ہندوستان آئینگے۔

لنڈن۔ ۲۸ مارچ۔ باخبر حلقوں کی رائے ہے۔ کہ جرمنی کے فوجی معاملات میں زبردست ڈیڈلاک پیدا ہو چکا ہے۔ اور کہ ۷ اپریل تک جرمنی ہتھیار ڈال دے گا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر نے اپنے وزراء اور گورنروں کی ایک ہنگامی کانفرنس بلائی۔

احمد نگر ۲۸ مارچ۔ یہ خبر گرم ہے۔ کہ کانگرسی لیڈر چار روز کے اندر اندر اپنے صوبوں میں منتقل کر دیئے جائینگے۔ آچاریہ کرپلانی کو کل یہاں سے روانہ کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۲۸ مارچ۔ ترکش قونصل جنرل مقیم ہند نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ معاہدہ مودّت کی میعاد ختم ہونے پر ترکی اور روس کے تعلقات میں کوئی فرق نہیں آیا۔ آپ نے کہا جب سے یہ جنگ شروع ہے۔ ترکی اتحادیوں کا ساتھ دے رہا ہے۔ برطانیہ کے مشورہ سے ہی اس نے ۱۹۴۱ء میں جرمنی سے اتحاد کا معاہدہ کیا۔ اگر اس وقت ترکی بھی اعلان جنگ کر دیتا۔ تو لازماً جرمن فوجیں ترکی اور درہ دانیال پر چھا جاتیں۔ اور ایران کے تیل کے چشموں پر قبضہ کر لیتیں۔

کلکتہ ۲۸ مارچ۔ کہا جاتا ہے۔ کہ لارڈ ویول کی تجویز ہے۔ کہ آسام کے مشرقی اضلاع کو موجودہ صوبہ سے الگ کر کے شمالی برما کے علاقہ سے ملا کر ایک نیا برطانی مقبوضہ بنا دیا جائے۔

پیرس ۲۸ مارچ۔ ذمہ دار حلقوں کا بیان ہے۔ کہ شام اور لبنان کو سان فرانسسکو کانفرنس میں شمولیت کی دعوت مل گئی ہے۔

لنڈن۔ ۲۸ مارچ۔ جرمن نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے۔ کہ روسی فوجیں ڈنزگ کی بستیوں میں اندرونی استحکامات میں داخل ہو گئی ہیں۔

دہلی ۲۸ مارچ۔ کل کونسل آف سٹیٹ میں ہاؤس کے لیڈر نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ سر آغا خاں کے سپرد کوئی پولیٹیکل مشن نہیں کیا گیا۔ اور وہ اس لئے ہندوستان نہیں آ رہے۔

چنگنگ۔ ۲۸ مارچ۔ چین میں ضروریات زندگی کی قیمتیں بہت زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ چین گورنمنٹ نے امریکہ سے ایک ماہر کی خدمات حاصل کی ہیں۔ جو قیمتوں کو گرانے کے لئے مناسب مشورے حکومت چین کو دے گا۔

لنڈن ۲۸ مارچ۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ روہر کے علاقہ کے تمام فوجی عمر کے جوانوں اور چودہ برس سے اوپر عمر کے لڑکوں کو باقاعدہ منظم دستوں میں اس علاقہ کو خالی کر دینا چاہیئے۔ روہر کا علاقہ چونکہ اچانک جنگ کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ وہاں سے ساری جرمن آبادی کو نکالنا ممکن نہیں۔ کیونکہ ٹرانسپورٹ کے ذرائع معدوم ہو چکے ہیں۔ صرف انہی لوگوں کو نکالا جا رہا ہے۔ جو جدوجہد جاری رکھ سکیں۔ باقی جرمنوں کو بہادری سے موت کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ پنجاب میں ماہ جنوری میں چور بازار سے تعلق رکھنے والے جرائم میں ۱۰۸۷ اشخاص کو سزائیں ہوئیں۔

چنگنگ ۲۸ مارچ۔ جاپانیوں نے ہونن اور ہوپہ کے صوبوں میں ہانکو ریلوے کے مغرب کی طرف جو نیا حملہ شروع کر رکھا ہے۔ اس میں انہیں کافی کامیابی ہو رہی ہے۔ اور وہ ایک اہم امریکی ہوائی اڈہ سے صرف ۱۴ میل کے فاصلہ پر ہیں۔

کراچی۔ ۲۸ مارچ۔ سندھ اسمبلی میں تمام کانگرسیوں پر عاید شدہ پابندیوں کی تنسیخ کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ جب حکومت ہند نے صوبہ سرحد میں کانگرس کو وزارت بنانے کی اجازت دے دی ہے۔ تو سندھ گورنمنٹ کانگرس کو خلاف قانون جماعت قرار دینے اور کانگرسیوں پر پابندیاں عائد کرنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔

پیرس ۲۸ مارچ۔ ۶ جون ۱۹۴۴ء سے ۱۷ مارچ ۱۹۴۵ء تک مغربی محاذ پر ۱۱ لاکھ سولہ ہزار جرمن قیدی بنائے جا چکے ہیں۔

لاہور ۲۸ مارچ۔ کل پولیس نے شہر کے مختلف حصوں میں چھاپے مار کر ایک درجن خاکساروں کو گرفتار کیا۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے اونچی مسجد کے قریب کیمپ لگایا۔ اور فوجی طریقہ سے پریڈ کی۔

لنڈن۔ ۲۸ مارچ۔ محکمہ پرواز کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ رائن روہر سے جرمن فوجیں اور سامان جنگ جرمنی بھیجا جا رہا ہے۔ اتحادی ہوائی جہازوں نے ان جہازوں پر بمباری کی۔ جن میں جرمن فوج اور سامان لدا ہوا ہے۔

ماسکو ۲۸ مارچ۔ آسٹریا کو گھیرنے کے لئے اس وقت دو روسی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ ایک تو مورلویا کے درہ کے قریب پہنچ رہی ہے۔ جہاں سے چیکوسلواکیہ کو بھی رستہ جاتا ہے۔ اور دوسری ہنگری سے بڑھ رہی ہے۔ اور اس وقت ویانا سے ۶۸ میل ہے۔

دہلی ۲۸ مارچ۔ فنانس بل کی جس صورت میں گورنر جنرل نے سفارش کی ہے۔ آج اس پر کونسل آف سٹیٹ میں بحث شروع ہوئی۔ جس میں نو ممبروں نے حصہ لیا۔

لنڈن ۲۸ مارچ۔ اتحادی فوجیں روہر کے شمال کے میدانوں میں برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ مارشل منٹگمری کی فوج کے ہراول دستے دشمن کی صفوں کو چیرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اب ڈاسٹن کے شہر کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ جہاں کئی اہم راستے آ کر ملتے ہیں۔ تیسری امریکن فوج نے فرینکفرٹ کی تین بیرونی بستیوں سے دشمن کا صفایا کر دیا۔ اور یہاں سے دس میل پر ہناؤ کے شہر میں اپنی بہادری کے جوہر دکھا رہی ہے۔

کانڈی۔ ۲۸ مارچ۔ جنوب مشرقی ایشیائی ہائی کمانڈ کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ جاپانی برما میں مائیکٹیلا کے ہوائی اڈہ کو تاحال واپس لینے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ اس کے شمال مغرب میں بڑی سڑک پر بھی لڑائی ہو رہی ہے۔ منجان سے میکتھا جانیوالی سڑک پر بھی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور یہاں بھی دشمن کا صفایا کیا جا رہا ہے۔ منجان ایراودی کے مشرقی کنارے پر ہے۔ یہاں سے ۱۴ میل جنوب مشرق کی طرف ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ مونگیا ئی سے اب ہماری فوج صرف ½۱ میل دور ہے۔

دہلی ۲۸ مارچ۔ ہندوستان میں کپڑے کی قلت کے پیش نظر چیدری مشن نے گورنمنٹ برطانیہ سے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان میں